کا حوالہ بھی دے دیا جاتا جو امام شاملؒ کے دور کے بعد پیش آیا تو یہ کتاب زیادہ قیمتی ہو جاتی۔ امام شاملؒ کے بعد یہ تحریک خاصے طویل عرصے تک جاری رہی۔ اس دور کا تذکرہ ہنوز اردو زبان میں نہیں آیا ہے۔ شاید مصنّف بعد میں اس طرف توجہ دے کر ہمیں اس کے بارے میں آگاہ کر سکیں۔

مجموعی طور پر یہ کتاب اس نظریاتی فساد کے دور میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اہلِ ذوق حضرات کو جو نقشبندیہ سلسلے کے مشاہیر، مسلمانوں کی فوجی تاریخ اور روس کے واقعات و حالات سے دلچسپی رکھتے ہوں اس سے محروم نہ رہنا چاہئے۔

امام شاملؒ کی شخصیت کو وسیع پیمانے پر متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔ اس کتاب کا سندھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ دیگر علاقائی زبانیں بھی اس سے محروم نہ رہنی چاہئیں۔ اور یہ وسیع حلقے میں پھیلنی چاہئے۔

(محمد امین)

جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء (واقعات و شخصیات) | مؤلف: محمد ایوب قادری۔ صفحات ۶۲۲۔
قیمت ۳۶/- روپے، کتابت، طباعت اور جلد عمدہ۔ ناشر: پاک اکیڈمی ۱/۱۸۱ وحید آباد۔ کراچی ۱۸

پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب برِصغیر پاک و ہند کی تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں ان کے قلم سے کئی قیمتی کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ زیرِ نظر تالیف کی داغ بیل ۱۹۵۷ء میں ڈالی گئی، اس کے بعض حصے ہند و پاک کے معروف علمی جرائد میں شائع ہوئے اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گئے۔ بعض حلقوں میں ان پر شدید نکتہ چینی بھی کی گئی مگر پروفیسر موصوف کو اپنے اخذ کردہ نتائج پر اس قدر اعتماد اور یقین ہے کہ انہوں نے ان تمام مضامین کو بلا ترمیم کتاب میں شامل کیا ہے۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی باقاعدہ اور منظم جنگ تھی جو غیر ملکی اقتدار سے نجات پانے کے لئے لڑی گئی۔ بعض کوتاہیوں کی بنا پر آزادی پسند قوتیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ تقسیمِ ہند تک اس بارے میں ایک ہی نقطۂ نظر تھا جو انگریز مؤرخوں نے پیش کیا تھا، اور اچھے اچھے پڑھے لکھے اسے "غدر" ہی کہتے رہے۔

آزادی کے بعد بھارت اور پاکستان میں از سرِ نو ماخذوں کی چھان بین کی گئی اور آزاد قومی نقطۂ نظر سے تاریخ قلمبند کی گئی۔

۱۸۵۷ء کی کتابیات "THE REVOLT IN INDIA 1857-58" کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۶۸ء تک اس موضوع پر ۶۳۷ کتابیں، ۱۹۳ منتخب مقالات اور ۱۶۰ مخطوطات و اخبارات اہلِ علم کے سامنے آ چکے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس تمام ذخیرے کے باوجود اب بھی کام کی بہت گنجائش ہے۔ اس جنگ کا تمام ریکارڈ لندن کے کتب خانوں، عجائب گھروں اور ذاتی ذخیروں میں محفوظ ہے۔ اسی

طرح ہمارے ہاں قدیم گھرانوں کے علمی ذخیروں، یادداشتوں، خطوط اور دوسری دستاویزات کی چھان بین سے اس تحریک کے بعض گوشے سامنے آسکتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہمارے اہلِ علم، تحقیقی ادارے اور یونیورسٹیاں (خاص طور پر تاریخ کے شعبے) اس طرف توجہ دیں۔

زیرِ نظر کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں پس منظر یا تمہید بیان کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں روہیل کھنڈ کے مختلف اضلاع بریلی، بداؤن، پیلی بھیت، شاہجہان پور، مراد آباد اور بجنور میں جنگِ آزادی کی کہانی پیش کی گئی ہے۔ تیسرے کا تعلق دوابہ گنگ وجمن کے حالات سے ہے۔ چوتھے میں کانپور اور لکھنؤ کے وقائع بیان کئے گئے ہیں۔ پانچویں میں روہیل کھنڈ کے آخری معرکوں کا بیان ہے۔ چھٹے اور ساتویں باب میں دہلی کے حالات اور دوسرے کوائف دیئے گئے ہیں۔ آٹھویں باب میں ۱۸۵۷ء کے افراد و واقعات سے متعلق نادر اور نایاب دستاویزات پیش کی گئی ہیں۔ نواں اور آخری باب اس جنگ کی بعض ممتاز شخصیات کے سوانحی تعارف پر مبنی ہے۔

کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ہر باب میں ایک یا ایک سے زیادہ ایسے چشم دید بیانات آگئے ہیں جو پہلے کسی تاریخ میں درج نہیں۔ مثال کے طور پر لکھنؤ کے حالات میں مرزا نصیر الدین اور مؤلف "وقائع دلپذیر" کے بیانات، دہلی کے حالات میں رضی الدین بدایونی کے بیانات، حیدر آباد سندھ کے بارے میں مختلف اصحاب کے بیانات نہایت اہم ہیں۔

آٹھواں باب پروفیسر صاحب کی جستجو اور تفحص کا منہ بولتا ثبوت ہے، اس میں جو تحریریں اور دستاویزات پیش کی گئی ہیں ان سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کون کیا تھا۔؟

فاضل مؤرخ نے اشخاص کے بارے میں مستند ماخذوں سے واضح کیا ہے کہ کس کا کیا حصہ تھا؟ آج خواہ مخواہ بعض لوگوں کو ۱۸۵۷ء کا ہیرو بنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ کتاب معلومات افزا ہے۔

مولانا غلام رسول مہر مرحوم اور پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین مرحوم کے قلم سے بالترتیب تعارف اور مقدمہ کتاب کی زینت ہیں۔ ایسی علمی کتابوں کے لئے ضروری ہے کہ اعلام، اماکن اور کتب کا تفصیلی انڈکس شامل ہو۔ امید ہے، آئندہ ایڈیشن میں یہ کمی پوری کر دی جائے گی اور پروف ریڈنگ کی طرف بھی زیادہ توجہ دی جائے گی۔ (انتظار اکتبی ایم۔ اے)

بقیہ: دھمی کون؟

سب عربی کے "خوار" سے ماخوذ ہیں۔ عربی میں "خوار" کے معنی ہیں گائے کی آواز اور بزدل، غالباً دونوں میں وجہ اشتراک بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ گائے عام طور پر خاموش رہنے والا جانور ہے۔ صرف خوف اور ڈر ہی کے وقت آواز پیدا کرتا ہے۔ خواہ اسے دشمن کا ڈر ہو یا ماں یا بچے کے گم ہو جانے کا خوف ہو۔ □□